مطبوعات

مطالعۂ سلیمانی | مرتبہ مسعود الرحمٰن خان ندوی و محمد حسان خان ۔ ناشر: دارالعلوم تاج المساجد بھوپال، ۴۶۲۰۰۱ ۔ ۶۰۰ صفحات مجلد ۔ قیمت: ایک سو روپیہ

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ کی شخصیت برصغیر کے آسمان پر ایسی علمی و دینی درخشانیاں دکھا کر اور اوراقِ زمانہ پر ایسے انمٹ نقوش چھوڑ کر رخصت ہوئی کہ اُسے فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ چنانچہ علامہ ندوی کی وفات کے بعد کئی یادگاری تقریبیں مختلف مقامات پر ہو چکیں۔ ازاں جملہ دارالعلوم تاج المساجد بھوپال کے زیرِ اہتمام سید صاحب کے کارناموں کو اجاگر کرنے کے لیے ایک سہ روزہ جشن (۴ تا ۶ دسمبر ۱۹۸۵ء) منعقد ہوا۔ اس موقع پر ۵۰ اہل علم نے اپنے مقالات میں سید ندوی مرحوم کے علمی و ادبی کارناموں کے ہر پہلو پر نظر ڈالی۔ ان میں سے ۴۷ مقالات کا مجموعہ ہمارے سامنے ہے۔

اِس مجموعہ میں سید صاحب کی علمی خدمات کی رنگا رنگی کے لحاظ سے کئی عنوانات الگ الگ ہو کر سامنے آئے۔ مثلاً قرآنیات، کلامیات و فقہیات، تاریخ نگاری، سیرت پاک، تحقیق و تنقید، لسانیات، تہذیب و تمدن، ادب و شاعری، صحافت اور طب، سید صاحب کی نگارشات، سید صاحب کی سوانح و شخصیت، دارالاقبال بھوپال میں قیام وغیرہ بہت سے شعبوں میں سید صاحب کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ میں نے ان مقالات کو پڑھ کر یہ تاثر لیا ہے کہ ان مقالات میں بجائے خود بہت قیمتی دینی، علمی اور ادبی معلومات جمع ہیں۔

میری رائے یہ ہے کہ آج کے تعلیم یافتہ حلقوں کو بغور اس کتاب کا مطالعہ کر کے یہ اندازہ کرنا چاہیے کہ علمی اور دینی دونوں لحاظ سے ہم اس مقام سے پیچھے کیوں آ گئے ہیں جہاں تک

سید سلیمان ندوی ادارہ ان کا دور نہیں لے گیا تھا۔

پاکستان میں تعلیم و تدریس | مرتب اعلیٰ : ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری۔ ناشر : گورنمنٹ نیشنل کالج شہید ملت روڈ کراچی ۵ ۔ قیمت درج نہیں۔

یہ گورنمنٹ نیشنل کالج کے "مجلہ علم و آگہی" کا تعلیمی موضوع پر ایک مجموعہ خاص ہے۔ تعلیم کے بارے میں سوچنے اور لکھنے اور کام کرنے والے حضرات کے لیے اس مجموعۂ مقالات کا مطالعہ یقیناً مفید ہوگا، کیونکہ اس میں بڑا تنوع ہے اور ہر مقالہ نگار نے کسی نہ کسی خاص پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور اچھا یہ ہے کہ چونکہ کسی سرکاری تقریب یا کمیشن اور کمیٹی سے اس کوشش کا تعلق نہیں ہے، لہٰذا لکھنے والوں نے آزادیٔ ذہن کے ساتھ جو کچھ صحیح سمجھا وہ لکھا۔ جہاں تک نقطۂ نظر کا معاملہ ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ شرکاء کی اکثریت صحیح رُخ پر سوچ بچار کرنے والی ہے۔ یوں سراسر یکسانی بھی رسائل کے نمبروں یا مجموعوں میں زیادہ جچتی نہیں۔ اختلافی آرا بھی آجانی چاہئیں تاکہ قارئین تقابلی طور پر مسائل کو سمجھ سکیں۔ بہرحال یہ مبارک بات ہے کہ ہمارے ہاں تعلیمی موضوعات پر سوچنے اور لکھنے والے ماہرین کی اکثریت بہت صحت مند، مثبت اور تعمیری انداز سے سوچنے والی ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا جا سکتا ہے کہ مسائلِ تعلیم کو زیادہ تر اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا گیا ہے۔

"مجلہ علم و آگہی" کے اس مجموعے میں تعلیم کی تاریخ، افکار و نظریات، نظامِ تعلیم کے مسائل، نصاب کے تجزیے، استاد کی اہمیت اور اوصاف جیسے مباحث شامل ہیں۔ بعض مقالات تعلیمی انحطاط کے گرد گھومتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان میں سوال صرف انحطاط ہی کا نہیں، تعلیم کے مقصد و منتہا کا بھی ہے۔ یعنی دیکھنا یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیم نظریۂ اسلامی پر قائم ہونے والے اس ملک میں نظریاتی و مقصدی لحاظ سے صحیح رُخ پر جا رہی ہے۔ مطلوبہ تبدیلی کیوں نہیں ہوتی؟ خدا پرستانہ طرزِ فکر پر مبنی نظامِ تعلیم کیوں نمودار نہیں ہوتا؟ اردو بہ حیثیت قومی زبان ذریعہ تعلیم کیوں نہیں بن سکی۔ انگریزی کی بالادستی ٹوٹتی کیوں نہیں؟ دو طرح کے تعلیمی ادارے ملکی اور غیر ملکی

اور غیر ملکی طرز کے ملکی) ختم کیوں نہیں ہوتے! چند سال میں پوری قوم (بچوں اور بالغوں) کو خواندہ بنانے کی مہم کیوں نہیں چلتی؟

لکھنے والوں کی فہرست خاصی طویل ہے، یہاں پیش کرنا مشکل ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سب حضرات نمایاں شخصیتیں ہیں اور بعض موضوع کے لحاظ سے بہت اہم۔ ہو سکتا ہے کہ اکادکا افراد لکھنے لکھانے کی بڑائی یا نام کی وسیع شہرت کی وجہ سے بھی لیے گئے ہوں، مگر مجموعی طور پر انتخاب اچھا ہے۔

پنجاب کی آواز تالیف: سید اسعد گیلانی ایم اے۔ ناشر: نامعلوم۔ قیمت درج نہیں۔

خدا کی خاص مدد ہے کہ اسعد گیلانی صاحب قسم قسم کے موضوعات پر بڑی زود نویسی سے اظہارِ خیال کرتے ہیں اور پھر ان کی ہر کتاب کھٹ سے چھپ جاتی ہے۔ سندھ کا مسئلہ، صوبہ سرحد کا مسئلہ اور بلوچستان کا مسئلہ تو پہلے سے معرکۃ الآرا بنے ہی ہوئے تھے۔ اب پنجاب کا مسئلہ بھی آہستہ آہستہ سر ابھار رہا ہے۔ اسعد صاحب کی کتاب گو حنیف رامے کی کتاب کے جواب میں نہیں لکھی گئی، لیکن وہ محرک ضرور بنی۔ پنجاب کے مسئلے کو جس شکل میں حنیف رامے صاحب نے پیش کیا، گیلانی صاحب نے سوچا کہ اس کے بخلاف اسے زیادہ بہتر اور صحیح شکل دینی چاہیے۔

سو اب کتاب "پنجاب کی آواز" آپ کے سامنے ہے۔

گیلانی صاحب نے دکھایا ہے کہ پنجاب کو دوسرے صوبوں کے لیے قربانی حقوق دینے والا اور اپنے لیے کوئی حقوق طلب نہ کرنے والا صوبہ ہونے کے باوجود دوسرے صوبوں کے غلط الفکر سیاسی عناصر نے ہمیشہ ظالم اور مجرم ثابت کیا۔ گیلانی صاحب نے دکھایا ہے کہ پنجاب نے اپنے دوسرے برادر صوبوں اور پاکستان کے لیے کیا کیا قربانیاں دی ہیں اور کیا زیادتیاں برداشت کی ہیں۔ ضروری معلومات اور اعداد و شمار جمع کرنے کے لیے گیلانی صاحب نے خاص محنت کی ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ پنجاب پر ہونے والی زیادتیوں یا پنجاب کی محرومیوں کا تذکرہ بطور ایک

حق گو کے کیا جا سکتا ہے اور اس کی طرف سے جائز مطالبات اُٹھائے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ راستہ جاتا صوبائیت کی طرف ہے اور پاکستان آہستہ آہستہ خارج از بحث ہوتا جاتا ہے۔ صوبہ پرست سیاست کاروں کی یہ بڑی خواہش و کوشش ہے کہ ایک بار پنجاب اور اس کے سیاست کاروں کو بھی وہ گھسیٹ کر اپنے پسندیدہ میدان جنگ میں لے جائیں۔

میرا خیال ہے کہ گیلانی صاحب کو اس کا پوری طرح احساس ہے اور وہ شاید آگے چل کر "پاکستان کی آواز" یا "اسلام کی آواز" کے موضوعات پر مزید کتابیں لکھ کر توازن درست کر دیں۔

نگار خانۂ عظمت میں مرتبہ: شفیق الاسلام فاروقی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز۔ ۲/۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ، اُردو بازار لاہور۔۲۔ قیمت: ۱۵/- روپے۔

جناب شفیق الاسلام فاروقی کے دل میں تحریکِ اسلامی کے فروغ کی بہت لگن ہے اور اُنھوں نے خدمتِ دین کے لیے نئے نئے راستے نکال کر بڑا وقیع کام کیا ہے۔ خصوصاً مسلم اور مغربی ممالک میں خط و کتابت اور لٹریچر کے ذریعے تبلیغ کے لیے بہت محنت کی ہے۔ اب وہ تحریر و اشاعت کے دائرے میں نمودار ہوتے ہیں۔ اُنھوں نے "نگار خانۂ عظمت میں" ملّتِ اسلامیہ کے اسلاف و اکابر، سپہ سالار اور احکام، علماء اور اولیاء کی زندگیوں کے بہت ہی ایمان پرور اور جذبہ انگیز واقعات و اقوال جمع کیے ہیں۔

نوجوانوں، بچوں اور خواتین و طالبات کو اس کتاب سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔